سوال

(93) اقوال الصحابۃ ومذہبہم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اقوال الصحابۃ ومذہبہم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اقوال الصحابۃ ومذہبہم

مخالف ہوآیات قرآنیہ اوراحادیث صحیحہ کے نیزامام ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت کو پڑھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ نے رسی کا گرانا اللہ کے علم اورقدرت اورسلطانپر مرادلیا ہے اوراس کا علم اورقدرت اور سلطان ہر مکان میں ہے اوروہ عرش پر ہے جیسا اس نے اپنی کتاب میں اپنی ذات کی وصف کی ہے اس کو صاحب مشکوۃ اورقاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری میں ترمذی سے نقل کیا ہے اوراگر توہمارے معاصرین اس نئی بات گھڑنے والوں کے رسائل میں دیکھئے توان آیتوں کی تفسیر میں کسی سلف سے ان کا قول منقول نہ ہوگا حالانکہ انہوں نے بہت ورقوں کو سیاہ کیا اوراپنے دعوی کے اثبات میں کوشش بلیغ کی اوربہت ہاتھ پاوں پھیلائے اوراپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا لیکن تب بھی کوئی بات کام کی نہیں لائے جوپیاسے کو سیر کرے یا بیمار کو شفادے بلکہ سب کی سب راہیں ہیں بیماراورفکرین ہیں ضعیف جن سے بھوک نہیں جاتی موٹا ہونا توبہت دور ہے یہ کیوں کر ہواچھا پھل تواچھے ہی بیج سے ہوگا پس میں نے چاہاکہ اپنے دینی بھائیوں کےلئے اہل سنت وجماعت کا مذہب ائمہ حدیث وفقہ سے نقل کرکے بیان کروں تاکہ ان کے رسائل کے مزخرفات بھائیوں کو دھوکے میں نہ ڈالیں، بیان صحابہ کے اقوال اوران کے مذہب

فی ہذا قال ابو بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ من کان یعبد محمدا فان محمدا قدمات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ فی السماء حی لایموت رواہ البخاری فی تاریخہ وقال عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ لخولة بنت حکیم ہذہ امرأۃ سمع اللہ شکواہا من فوق سبع سموت اخرجہ عثمان الدارمی قال ابن عبدالبر حدثنا من وجوہ عن عمر مثلہ وقالت عائشة علم اللہ فوق عرشہ انی لم احب قتل عثمان اخرجہ عثمان الدارمی وقال ابن عبدالبر وینا من وجوہ صحاح ان عبداللہ بن رواحہ۔

وان العرش فوق الماء طاف   وفوق العرش رب العالمینا

قال ابن مسعود العرش علی الماء واللہ فوق العرش ویعلم انتم علیہ اخرجہ البخاری فی رسالتہ خلق افعال العباد۔

والدارمی واخرجہ عبداللہ ابن الامام احمدفی کتاب السنۃ

لہ وابن المنذروالعمال والطبرانی واللالکائی

کااس مسئلہ میں حضرت ابوبکرصدیقؓ نے فرمایا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا تو وہ فوت ہوگئے اور جو اللہ کو پوجتا تھا تو وہ آسمان پر زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ میں اور حضرت عمرؓ نے فرمایا خولہ بنت حکیم کے حق میں کہ یہ عورت وہ ہے جس کا شکوی اللہ نے سنا ساتوں آسمان کے اوپر سے روایت کیا اس حدیث کو عثمان دارمی نے ابن عبدالبر نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے مثل اس کے کئی طریقوں سے ہمیں پہنچا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ اللہ عرش کے اوپر جانتا ہے کہ میں عثمانؓ کے قتل کو نہیں چاہتی روایت کیا اس کو عثمان دارمی نے اور ابن عبدلبر نے کہا کہ صحیح طریقوں سے ہمیں روایت پہنچی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نے کہا،

گواہی دیتا ہوں کہ پانی پر عرش بریں ہے اور عرش کے اوپر رب العالمین ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عرش پانی پر ہے اور اللہ اوپر عرش کے ہے، اور تمھارے سب حالات کو جانتا ہے روایت کیا اس کو بخاری نے اپنے رسالہ خلق افعال العباد میں اوردارمی نے اورروایت کیا اس کو عبداللہ ان امام احمد نے اپنی کتاب السنہ میں اور ابن منذر اور عسال اور طبرانی اور لالکائی اور

والطلمکینی والبیھقی وابن عبدالبرفی توالیفھم بلفظ العرش علی الماء واللہ فوق العرش والایخفی علیہ شئی من اعمالکم قال الذہبی اسنادہ صحیح وقال ابن عباس فی قولہ تعالی وہو معکم ایںما کنتم ہو علی العرش وعلمہ معھم اخرجہ ابن ابی حاتم وقال ابوہریرۃ لما القی ابراہیم فی النارقال اللھم انک فی السماء واحدوانافی الارض واحد عبدک اخرجہ الدارمی باسنادجید قالہ الحافظ ابن القیم وقال عدی بن عمرۃ جرجت مہاجراالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذاہوومن معہ یسجدون علی وجوہم ویزعمون ان الھم فی السماء اخرجہ یحیی بن سعیدفی مغازیہ وقال ابن ابن عبدالبرفی التمہید وعلمائ الصحابۃ والتابعین الذین حمل عنھم التاویل قالوافی تاویل قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ہو علی العرش وعلمہ فی کل مکان وماخالفھم احدفی ذلک یحتج بہ وقال ابن وہب المالکی فی شرح عقیدۃ الامام مالک الصغیر عبداللہ بن ابی زید

طلمکینی اور بیہقی اور عبدالبر نے ان سب نے اپنی کتابوں میں ساتھ ان لفظوں کے کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور اللہ عرش کے اوپر ہے اور اس پر تمہارے عملوں میں سے کچھ پوشیدہ نہیں کہا ذہبی نے کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور ابن عباس نے اللہ تعالی کے اس قول وھو معکم ایںما کنتم کی تفسیر میں کہا، کہ اللہ اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا ساتھ ان کے ہے روایت کیا اس کو حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے تو کہا کہ یا اللہ تو آسمان پر ایک ہے اور میں زمین پر ہوں بندہ تیرا روایت کیا اس کو دارمی نے ساتھ اسناد پختہ کے کہا اس کو حافظ ابن قیم نے اور عدی بن عمرہ نے کہا کہ میں ہجرت کر کے پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اور آپؐ کے ساتھ کے منہ پر سجدہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ان کا معبود آسمان پر ہے روایت کیا اس کو یحیی ابن سعید نے اپنی کتاب مغازی میں اور ابن عبدالبر نے تمہید میں کہا کہ علماء صحابہ اور تابعین جن سے تفسیر اور تاویل لی جاتی ہے انہوں نے اللہ تعالے کے اس قول مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کی تفسیر میں یوں کہا ہے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے اور اس میں ان کا کسی نے خلاف نہیں کیا جس کی حجت پش کی جائے اور ابن وہب مالکی نے شرح عقیدہ امام مالک صغیر عبداللہ بن ابی

قول مالک مما فہمہ عن جماعۃ ممن ادرک من التابعین۔ مما فہموہ عن الصحابۃ مما فہموہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فی السماء بمعنی فوقہا وعلیہا وقال ابن بطہ فی کتاب الابانہ وکان من کبار الایمۃ فی المائۃ الرابعۃ اجمع المسلمون من الصحابۃ والتابعین ان اللہ علی عرشہ فوق سموتہ بائن من خلقہ فاما قولہ وہو معکم

فہم کما قالت العلماء علمہ وقال الحافظ الذہبی فی کتاب العلو مقالۃ السلف وائمۃ السنۃ بل الصحابۃ واللہ ورسولہ والمومنین ان اللہ عزوجل فی السمآء وان اللہ فوق سموتہ وانہ ینزل الی السماء الدنیا وقالت الجہمیۃ ان اللہ فی جمیع الامکنتہ تعالی اللہ عن قولہم بل ہو معنا اینما کنا بعلمہ۔

اقوال التابعین

قال الضحاک فی قولہ تعالی مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ہو علی العرشہ وعلمہ معہم اخرجہ العسال وابن بطہ وابن عبدالبر باسناد جید، قالہ الذہبی فقال مقاتل بن حیان فی

زیدمیں کہا ہے کہ قول مالک کا جو اس نے تابعین سے سمجھا، انہوں نے صحابہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ اللہ آسمان میں ہے یعنی اوپر اس کے ہے اور ابن بطہ نے جو چوتھی صدی کے ایمہ کبار سے کتاب ابانہ میں ہے کہ اجماع کیا ہے صحابہ اور تابعین نے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اوپر آسمانوں کے اور مخلوق سے جدا ہے پس قول اللہ تعال کا وہو معکم وہ تمہارے ساتھ ہے یعنی علم اس کا جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے اور حافظ ذہبی نے کتاب العلو میں کہا ہے کہ قول سلف کا اور ایمہ سنت کا بلکہ صحابہ اور اللہ تعالے اور اس کے رسول اور سب مومنوں کا یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے اور یہ کہ وہ اوپر آسمانوں کے ہے اور یہ کہ وہ آسمان دینا کی طرف اترتا ہے اور جھمیہ کہتے ہیں کہ ہر مکان میں ہے پاک اور بلند ہے اللہ ان کے قول سے بلکہ وہ ہمارے ساتھ ہے جہاں ہم ہوں ساتھ علم اپنے کے، **تابعین کے اقوال ضحاک** نے کہا اللہ تعالے کے اس قول مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کی تفسیر میں کہا کہ وہ اوپر عرش اپنے کے ہے اور علم اس کا ساتھ ان کے ہے روایت کیا اس کو عسال اور ابن بطہ اور ابن عبدالبر نے ساتھ اسناد پختہ کے کہا اس کو ذہبی نے مقاتل بن حیان نے اللہ تعالی کے اس قول

قولہ تعالی وَهُوَ مَعَهُمْ یقول علمہ معہم اخرجہ البیہقی قال الذہبی ومقاتل ہذا ثقۃ امام ماہوبائن سلیمان ذاک بتدع لیس بثقۃ وقال محمد بن کثیر سمعت الاوزاعی یقول کنا والتابعون متوافرون نقول ان اللہ ذکرہ فوق عرشہ اخرجہ البیہقی فی الاسماء والصفات-وروی الاعمش عن ابراہیم قال کانوافی کتاب سیر الفقہاء قال الحافظ ابن القیم ہوکتاب عزیز العلم وفال سلیمان التیمی لوسئلت این اللہ لقلت فی السماء اخرجہ ابن خثیمۃ فی تاریخہ-

اقوال تابعی التابعین :-قال ابن القیم روی الدلرمی والحاکم والبیہقی باصح اسنادالی علی ابن الحسن قال سمعت عبداللہ بن المبارک یقول نعرف ربنا بانہ فوق سبع سموت علی العرش استوی بائن من خلقہ ولانقول کما قالت الجہمیۃ قال الذہبی الجہمیۃ یقولون ان اللہ فی جمیع الامکنۃ تعالی اللہ عن قولہم بل ہو معنا اینما کنا بعلمہ وردی غیر واحد عن معدان

وَهُوَ مَعَهُمْ کی تفسیر میں کہا کہ علم اس کا ان کے ساتھ ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے ذہبی نے کہا کہ یہ مقاتل ثقہ اور امام ہے نہ مقاتل بن سلیمان کہ وہ بتدع ہے اور ثقہ نہیں ہے، محمد بن کثیر نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اور بیشمار تابعین بھی کہتے تھے کہ اللہ تعالے اوپر عرش اپنے کے ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں اور اعمش نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب عبداللہ بن مسعود کے اس کہنے کو کہ اللہ جہان ہے اور اللہ ہر مکان میں ہے برا جانتے تھے روایت کیا اس کو یحی بن ابراہیم نے کتاب سیر الفقہاء میں حافظ ابن قیم نے کہا کہ وہ کتاب کثیر العلم ہے اور سلیمان یتمی نے کہا کہ اگر میں پوچھا جاوں کہ اللہ کہاں ہے تو کہوں کہ آسمان پر ہے روایت کیا اس کو ابن ابی خیثمہ نے اپنی کتاب تاریخ میں تبع تابعین کے اقوال ابن قیم نے کہا کہ روایت کیا دارمی اور حاکم اور بیہقی نے صیح تر اسناد سے علی بن حسن تک کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے رب کو یوں پہچانتے ہیں کہ وہ سات آسمانوں کے اوپر عرش پر قائم ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے اور نہیں کہتے جیسے جہمیہ کہتے ہیں ذہبی نے کہا کہ جہمیہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر مکان میں ہے پاک ہے اللہ ان کے اس قول سے بلکہ وہ اپنے علم سے ہمارے ساتھ ہے جہاں ہم ہوں اور کئی ایک نے معدان سے روایت کیا اس

قال سفیان الثوری عن قولہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم قال علمہ نقلہ الذہبی فی کتاب العلو-

وقال الامام ابوحنیفۃ ان اللہ سبحانہ فی السماء دون الارض فقال لہ رجل ارایت قول اللہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم قال ہوکما تکتب الی الرجل انی معک وانت عنہ غائب اخرجہ البیہقی مسنداثم قال البیہقی لقد اصاب ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فیما لفی عن اللہ عزوجل من الکون فی الارض واصاب فیما ذکر من تاویل الایۃ-وتبع مطلق السمع بان اللہ تعالی فی السماء کذافی کتاب العلوللذہبی والجیوش لابن القیم-

وقال الامام مالک :-اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان اخرجہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی کتاب الرد علی الجہمیۃ وابن عبدالبر فی التمہید-

وقال الامام الشافعی :-التی انا علیہا ورایت اصحابنا علیہا مثل سفیان الثوری ومالک وغیرہما الاقرار بان اللہ علی عرشہ فی سمائہ یقرب من خلقہ کیف یشاء وان اللہ ینزل الی السماء الدنیا کیف شاء اخرجہ ابن ابی حاتم-

نے کہاکہ میں نے سفیان ثوری سے اللہ کے اس قول وہو معکم اینما کنتم کی تفسیر پوچھی توکہاکہ علم اس کا ساتھ تمہارے ہے نقل کیا اس کو ذہبی نے کتاب العلومیں اورامام ابو حنیفہؒ نے کہاکہ اللہ تعالی آسمان پر ہے نہ زمین پر توایک آدمی نے کہاکہ وہو معکم اینما کنتم کاآپ کیا جواب دیں گے انہوں نے کہاکہ وہ ایسا محاورہ ہے کہ جیسا تم ایک آدمی کو لکھتے ہوکہ میں تمہارے ساتھ ہوں حالانکہ تم اس سے غائب ہوتے ہوروایت کیا اس کو بیہقی نے اپنی اسناد سے پھر بیہقی نے کہا ٹھیک ہے ابوحنیفہ نے جو نفی کی اسبات کو اللہ زمین میں ہے اور آیت کی تفسیر میں ہے ٹھیک کہا اور بغیر تاویل کے قبول کیا اس بات کو کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے ایسا ہی مذکور ہے ذہبی کی کتاب العلواور ابن قیم کی کتاب جیوش میں اورامام مالکؒ نے کہاکہ اللہ آسمان پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے روایت کیا اس کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کتاب الدعلی الجھمیہ میں اورابن عبدالبر نے تمہید میں اورامام شافعی نے کہا کہ طریقہ میرا اور میرے استادوں کا مثل سفیان ثوری اورمالک وغیرہ کا یہ ہے کہ اقرار کرتے ہیں اس کا کہ اللہ آسمان پراپنے عرش کے اوپر ہے قریب ہوتا ہے اپنی مخلوق سے جیسا چاہئے اوریہ کہ اللہ تعالی اترتا ہے آسمان دنیا کی طرف جس طرح چاہے روایت کیا اس کوابن ابی حاتم نے اور

وقال الامام احمد

فی عقیدتہ فان احتج بتدع اومخالف بقولہ تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وبقولہ عزوجل وہو معکم اینما کنتم اوبقولہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ونحوہذامن متشابہ القران قیل انما یعنی بذلک العلم واخرج الخلال فی کتاب السنۃ قیل لاحمدابن حنبل ربنا تبارک وتعالی فوق السماء السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وقدرتہ وعلمہ بکل مکان قال نعم ہوعلی عرشہ ولایخلواشئی عن علمہ وقال ابوطالب سالت احمد بن حنبل عن رجل قال اللہ معنا وتلا مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ فقال قدہذایاخذون باخرالایۃ یدعون اولہا ہلاقرأت علیہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ فعلمہ معہم کذافی کتاب العلوللذہبی وقداطال احمد بن حنبل فی ہذافی کتابہ الرد علی الجھمیۃ شاء فلیطالعہ فانہ

امام احمد نےاپنے عقیدہ میں کہاکہ اگر کوئی بدعتی یا مخالف دلیل پکڑے ساتھ اس قول اللہ تعالے کے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یا وہو معکم اینما کنتم مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ اورمانند اس کے متشابہ قرآن سے تواس کا جواب یہ ہے کہ مراداس سے علم اس کا ہے اورخلال نے کتاب السنہ میں روایت کیاکہ احمد بن حنبل کو کہا گیا کہ رب ہمارا ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر اپنی مخلوق سے جدا ہے اوراس کی قدرت اور علم ہر مکان میں ہے توکہاکہ ہاں وہ اپنے عرش پر ہے اور علم اس کے سے کوئی چیز الگ نہیں اورابوطالب نے کہاکہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھاکہ ایک شخص کہتا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے اوراس آیت مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ۔ دلیل لاتا ہے کہاکہ بے شک وہ شخص جہمی ہوا یہ لوگ آخر آیت کولیتے ہیں اوراول آیت کوچھوڑتے ہیں تونے اس شخص کواول سے کیوں نہیں پڑھ سنایاکہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ پس علم اس کا ساتھ ان کے ہے ایسا ہی مذکور ہے ذہبی کی کتاب العلومیں اورامام احمد نے اپنی کتاب الدعلی الجھمیہ میں اس مسئلہ کوبہت طول سے بیان کیا ہے جس کو خواہش ہوا سے مطالعہ کرے وہ ایک بہت

کتاب مفیدجداوقد طبع فی الدہلی ضمیمۃ لجامع البیان وللہ الحمدوہذاالامام وان لم یکن من تابعی التابعین لکن ذکرتہ تبعا للائمۃ الثلثۃ-وقال محمد بن یحیی الذہلی اخبرنی صالح ابن الفریس قال جعل عبداللہ یضرب راس قرابتہ لہ بری برأی جہم فرایتہ یضرب بالنعل علی راسہ ویقول لاحتی تقول الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ بائن من خلقہ اخرجہ ابن ابی حاتم وقال الخفاف جاء بشر بن الولیدالی القاضی ابی یوسف فقال بشرالمریسی وعلی الاحول وفلان یقولون اللہ فی کل مکان فقال ابویوسف علی بہم فانتہوا الیہم وقدقام بشرفجیء بعلی الاحول وبالاخرشیخ فقال ابویوسف ونظر الی الشیخ لوان فیک موضع ادب لاوجعتک وضرب الاحول وطوف بہ اخرجہ ابن ابی حاتم وقال یحیی ابن علی بن عاصم قلت لابی ان بشراالمریسی یقول القران مخلوق۔

ہی مفید کتاب ہے اورخدا تعالی کا شکر ہے کہ وہ دہلی میں تفسیر جامع البیان کے ساتھ چھپ چکی ہے اوریہ امام اگرچہ تبع تابعین سے نہیں ہیں لیکن ائمہ ثلاثہ کے ساتھ اس کا ذکر بھی مناسب سمجھا اور محمد بن یحیی ذہلی نے کہاکہ مجھ کو صالح بن فریس نے خبر دی کہ عبداللہ اپنے ایک رشتہ دار کو جو جہم کا مذہب رکھتا تھا جوتی سے پیٹ رہا تھا اس کے سر پر جوتے لگاتا تھا اورکہتا تھاکہ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ توقائل ہواس کا کہ اللہ عرش پر ہے اوراپنی مخلوق سے جدا ہے روایت کیا اس کوابن ابی حاتم نے اورخفاف نے کہاکہ بشر بن ولید قاضی ابویوسف کی طرف آیا اورکہاکہ بشر مریسی اور علی احول اور علی حول اور فلانا شخص یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر مکان میں ہے ابویوسف نے کہاکہ ان کو میرے پاس لاوجب ان کے پاس لے گئے توبشر وہاں سے چل دیا اور علی احول اور دوسرے کو جو بوڑھا تھا لائے ابویوسف نے بوڑھے کی طرف دیکھ کرکہاکہ اگر تجھ میں کچھ طاقت ہوتی تو میں تجھے پٹواتا اور شہر میں پھرواتا روایت کیا اس کوابن ابی حاتم نے اوریحی بن علی بن عاصم نے کہاکہ میں نےاپنے باپ سے کہاکہ بشر مریسی کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے ۔

وان اللہ معه فی الارض وکلاماذکرته فمارایته اشتدعلیه مثل مااشتدفی ان اللہ معه فی الارض وان القران مخلوق ذکره ابن ابی حاتم فی کتاب الرد علی الجھمیة-

اقوال اتباع تابعی التابعین

قال نعیم بن حماد الخزاعی شیخ البخاری فی قول اللہ تعالی وھو معکم معناہ لایخفی علیه خافیة بعلمه اخرجه ابن مخلد وقال الحسن بن محمد سئل علی بن المدینی وانا اسمع ماقول اھل الجماعة قال یومنون بالرویة وبالکلام وان اللہ عزوجل فوق السموت علی عرشه استوی فسئل عن قوله تعالی مَا یَکُونُ مِن نَّجۡوَیٰ ثَلَاثَةٍ اِلَّا ھُوَرَابِعُھُمۡ فقال اقراء ماقبله الم تران اللہ یعلم اخرجه ابوا سمعیل الھروی علی ابن المدینی شیخ البخاری قال البخاری مااستصغرت نفسی الابین یدی ابن المدینی وقال خالد بن سلیمان قال السمنیة لجھم

اوراللہ زمین میں اس کے ساتھ ہے اور دوسری باتیں اس کی میں نے ذکر کیں تو اس قدر اس کی کسی بات سے خفانہ ہوئے جس قدر کے ان دو باتوں سے خفا ہوئے ایک یہ کہ اللہ اس کے ساتھ زمین میں ہے دوسری یہ کہ قرآن مخلوق ہے ذکر کیا اس کو ابن ابی حاتم نے کتاب الدعلی الجھلیه میں، اتباع تبع تابعین کے اقوال نعیم بن حماد خزاعی استاذ بخاری نے وھو معلم کی تفسیر میں کہا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے علم سے کوچیز پوشیدہ نہیں روایت کیا اس کو ابن مخلد نے اور حسن بن محمد نے کہا کہ علی بن مدینی سے کسی نے پوچھا اور میں سنتا تھا کہ اہل سنت وجماعت کا ان مسائل میں کیا مذہب ہے کہا کہ ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کا دیدار ہوگا اور اللہ کلام کرتا ہے اور اللہ اوپر آسمانوں کےاپنے عرش پر ہے پھر سائل نے یہ آیت مَا یَکُونُ مِن نَّجۡوَیٰ ثَلَاثَةٍ اِلَّا ھُوَرَابِعُھُمۡ ان کے پش کی جواب میں کہا کہ اس کے پہلے اَلَمۡ تَرَاَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ کو پڑھ یعنی ماقبل دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے علم ہے روایت کیا اس کو ابو اسمعیل ہروی نے علی بن مدینی امام بخاری کے استاذ ہیں،بخاری کہتے ہیں کہ میں نےاپنے کو کسی کے سامنےچھوٹا نہیں سمجھا مگر علی بن مدینی کے سامنے اور خالد بن سلیمان نے کہا کہ سمنیہ نے جھم سے کہا کہ

وصف لناربک الذی تعبده فقال ھوھذالھوی مع کل شئ وفی کل شئ ولایخلومنه شئ قال خالد بن سلیمان کذب عدواللہ ان اللہ فی السمآء علی العرش اخرجه ابن ابی حاتم - وقال اسحاق بن راھویه قال اللہ تعالی اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی اجمع اھل العلم انه فوق العرش ویعلم کل شئ فی اسفل الارض السابعة قال حرب بن اسمعیل قلت لاسحق بن راھوبه قوله تعالی مَا یَکُونُ مِن نَّجۡوَیٰ ثَلَاثَةٍ اِلَّا ھُوَرَابِعُھُمۡ کیف تقول فیه قال حیث ماکنت فھواقرب الیک من حبل الورید وھو بائن من خلقه ثم ذکر عن ابن المبارک قوله ھو علی عرشه بائن من خلقه اخرجھما الخلال وقال قتیبه بن سعید قول الائمة فی الاسلام والسنة والجماعة تعرف ربنافی السماء علی العرش اخرجه الحاکم اسمع وجیک الی ھذین الامامین کیف نقلاالاجماع علی ھذہ المسئلة قال موسی الطرطوسی قلت لسنید بن ابی داود ھو علی عرشه بائن من خلقه قال نعم الم تسمع قوله تعالی

وصف بیان کراپنے رب کے جس کو پوجتا ہے کہا وہ یہ ہوا ہے ہر چیز کے ساتھ اور ہر چیز میں اور اس سے کوئی چیز خالی نہیں تو خالد نے کہا جھوٹا ہے، اللہ کا دشمن تحقیق اللہ تعالے اوپر آسمانوں کے عرش پر ہے، روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور اسحق بن راہویہ نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کر رحمن عرش پر قائم ہوا اہل علم نے اجماع کیا ہے، کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اور ہر چیز کو ساتویں زمین کےنیچے تک جانتا ہے، حرب بن اسمعیل نے کہا کہ میں نے اسحق بن راوہویہ سے پوچھا کہ آپ اللہ کے اس قول مَا یَکُونُ مِن نَّجۡوَیٰ ثَلَاثَةٍ اِلَّا ھُوَرَابِعُھُمۡ میں کیا فرماتے ہیں کہا کہ جہاں تو ہو وہ شاہرگ سے بھی تیرے قریب ہے (یعنی ساتھ علم کے) اور وہ مخلوق سے جدا ہے پھر ابن مبارک کا یہ قول ذکر کیا کہ وہ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے روایت کیا ان ہر دو اثر کو خلال نے اور قتبہ بن سعید نے کہا کہ ائمہ مسلمین اہل سنت وجماعت کا یہ قول ہے کہ ہم اپنے رب کو آسمانوں پر عرش کے اوپر جانتے ہیں روایت کیا اس کو حاکم نے افسوس تم پر بھلا ان دواماموں کے قول تو گوش ہوش سے سنو کہ انہوں نے اس مسئلہ میں کیسا اجماع نقل کیا ہے موسی طرطوسی نے کہا کہ میں نے سنید بن ابی داود سے پوچھا کیا اللہ اپنے عرش پر مخلوق سے جدا ہے کہا کہ ہاں کیا تو نے نہیں سنا اللہ تعالے

وَتَرَی الۡمَلٰٓئِکَةَ حَآفِّیۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ اخرجه ابوحاتم اخرج ابن ابی حاتم وشیخ الاسلام باسانیدھما ان ھشام بن عبداللہ الرازی حلبس رجلافی التجھم فتاب فجئ به ھشام لیمتحنه فقال الحمدللہ علی التوبة-

فقال اتشھد ان اللہ علی عرشه بائن من خلقه فقال اشھد ان اللہ علی عرشه ولاادری ما بائن من خلقه فقال ردوہ الی الجس فانه لم یتب بعد قال الحافظ الذھبی ھشام بن عبیداللہ من ائمة

الفقه على مذهب ابي حنيفة تفقه على محمد بن الحسن كان ذاجلالة عجيبة وحرمة عظيمة .ببلده وقال اصبغ وهو مستوى على عرشه وبكل مكان علمه واحاطته واصبغ من اصحاب مالك وافقهم نقله الحافظ ابن القيم وقال عثمان بن سعيد الدارمي صاحب يحيى بن معين وعلى بن المديني فی كتاب النقض على بشر والله فوق سموته بائن من خلقه

کے اس قول کو وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ روایت کیا اس کو ابو حاتم نے اور روایت کیا ابن ابی حاتم اور شیخ الاسلام نے اپنی سندوں کے ساتھ کہ ہشام عبداللہ رازی نے ایک شخص کو بسبب جہمی ہونے کے قید کیا پھر جب اس نے توبہ کی اور ہشام نے آزمانے کو اپنے پاس بلوایا تو کہا کہ سب تعریف کو ہے جس نے تم کو توبہ کی توفیق دی ہشام نے پوچھا کیا اقرار کرتا ہے کہ اللہ عرش پر ہے، اور اپنی مخلوق سے جدا ہے کہا کہا اقرار کرتا ہوں کہ اللہ عرش پر ہے لیکن اس کا اقرار نہیں کرتا کہ اپنی مخلوق سے جدا ہے ہشام نے حکم دیا کہ اس کو قید خانہ میں پھر لے جاو ابھی تک اس نے مذہب جہم سے توبہ نہیں کی حافظ ذہبی نے کہا کہ ہشام ابو حنیفہ کے مذہب میں فقہ کا امام ہے امام محمد بن حسن سے فقہ کو حاصل کیا اپنے شہر میں اس کی بڑی جلالت اور عزمت تھی اور اصبغ نے کہا کہ اللہ تعالی عرش پر ہے اور علم اور احاطہ اس کا ہر مکان میں ہے اور اصبغ امام مالک کے شاگردوں میں سب سے بڑا فقھیہ تھا نقل کیا اس کو حافظ ابن قیم نے اور عثمان بن سعید دارمی صاحب یحی بن معین اور علی بن مدینی نے اپنی کتاب النقض علی بشر میں کہا کہ اللہ آسمانوں پر اپنی مخلوق سے جدا ہے

فمن لم يعرف ذلک لم يعرف الهه الذي يعبده وقال فيه ايضا ولكنا نقول اله السموات والارض على عرش عظيم مخلوق فوق السماء السابعة دون ماسواها من الاماكن من لم يعرفه بذلک كان كافربه وبعرشه قال الذهبي فال ابو الفضل الفرات مارأينا مثل عثمان بن سعيد ولا رأى هو مثل نفسه قلت وماهوفی العلم بدون ابی محمد الدارمي السمرقندى انتهى وقال عبدالوهاب الوراق شيخ ابی داودو الترمذي والنسائی من زعم ان الله ههنا فهوجهمی خبيث ان الله فوق العرش وعلمه محيط بالدنيا والاخرة قال ابن القيم صح ذلک عنه حكاه عنه محمد بن عثمان فی رسالته فی الفوقية وقال عبدالرحمن بن ابی حاتم سألت ابی واباززعة عن مذهب اهل السنة فی اصول الدين وما ادركا عليه العلماء فی جميع الامصار ومايعتقدان فی ذلک فقالا ادركنا العلماء فی جميع الامصار حجازا وعراقا ومصرا وشاما ويمنا فكان من مذهبهم ان الله تبارک

جس نے یہ نہ پہچانا اس نے اپنے معبود کو نہ پہچانا اور اسی کتاب میں کہا ہے کہ لیکن ہم اہل سنت یہ کہتے ہیں، کہ معبود آسمان اور زمین ولواں کا عرش پر ہے جو ایک بڑی مخلوق ہے ساتوں آسمان سے اوپر اور سوائے عرش کے اللہ اور کسی مکان میں نہیں ہے جو کوئی اس کو اس طرح نہیں پہچانتا وہ منکر ہے اس کا اور اس کے عرش کا ذہبی نے کہا کہ ابوالفضل نے کہا کہ ہم مثل عثمان بن سعید کے کوئی نہیں دیکھا اور نہ اس نے اپنے جیسا کوئی دیکھا میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ وہ علم میں ابو محمد دارمی سمرقندی سے کم نہ تھا اور عبدالوہاب دراق استاذ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے کہا کہ جو کوئی قائل ہو اس کا کہ اللہ اس جگہ (زمین میں) ہے وہ جھمی خبیث ہے تحقیق اللہ اوپر عرش کے ہے اور علم اس کا دنیا اور آخرت کو محیط ہے ابن قیم نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے حکایت کیا اس کو اس سے محمد بن عثمان نے اپنے رسالہ فوقیت میں اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے کہا کہ میں اپنے باپ ابو حاتم سے اور ابو زرعہ سے پوچھا کہ اس مسئلہ میں اہل سنت کے ائمہ اور زمانہ حال علماء کا جمیع شہروں میں کیا مذہب ہے اور کیا عقیدہ رکھتے ہیں دونوں نے کہا کہ حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور یمن سب شہروں میں جن علماء کو ہم نے پایا سب کا یہی مذہب تھا کہ اللہ تبارک

وتعالى على عرشه بائن من خلقه كما وصف نفسه بلاكيف احاط بكل شئ علما ابو اسمعيل الانصاري واخرج ايضا عن زرعة الرازي انه قال هو على عرشه وعلمه فی كل مكان من قال غير هذا فعليه لعنة الله واخرج ايضا عن يحى بن معاذالرازي ان الله على العرش بائن من خلقه احاط بكل شئ علما لايشذ عن هذه المقالة الاجهمی كان يحى ابن معاذ وابوحاتم من طبقة البخاري قال الذهبي ابوزرعة امام اهل الحديث فی زمانه بحيث ان احمد قال ماعبرجمر بغدادا حفظ من ابی زرعة وكان من الابدال الذين تحفظ بهم الارض وابوحاتم من كبار ائمة اهل الاثر حدث عنه ابوداود والكبائر قال الحاكم وجدت بخط ابی عمرو المستملی سئل محمد بن يحيى الذهبي عن حديث ليعلم العبدان الله معه حيث كان قال يريد ان الله علمه محيط بكل مكان وهو على العرش انتهى وكان الذهبي شيخ ارباب اصحاح السنة وقال اسماعيل بن يحيى المزني انبل تلامذة الشافعي فی رسالته فی السنة عال عرشه بائن من خلقه وقال ايضا فيها

وتعالی اپنے عرش پر ہے ۔ اور اپنی مخلوق سے جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی ذات کو بلاکیف بیان کیا ہے ۔ احاطہ کیا اس نے ہر چیز کا ساتھ علم اپنے کے روایت کیا اس کو ابو اسماعیل انصاری نے اور نیز اس نے روایت کیا ۔ ابوزرعہ رازی سے کہ اس نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے جو کوئی سوائے اس کے کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور نیز اسی نے روایت کیا یحیی بن معاذ رازی سے کہ اللہ عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے، احاطہ کیا اس نے ہر چیز کا ازروئے علم کے کوئی اس قول سے اعراض نہیں کرتا مگر جہمی یحیی بن معاذ اور ابو حاتم طبقہ بخاری سے ہیں ۔ ذہبی نے کہا کہ ابوزرعہ زمانے کے اہل حدیث کا امام ہے چنانچہ امام احمد نے کہا کہ پل بغداد پر کسی نے عبور نہیں کیا جو ابوزرعہ

سے احفظ ہواوروہ ابدال سے ہے جن کے سبب سے زمین محفوظ ہے اورابوحاتم ائمہ کبارسے ہے ابوداوداوربڑے لوگوں نے اس سے حدیث اخذکی ہے حاکم نے کہا میں نے عمر بسیلی کالکھا ہوادیکھاکہ کسی نے محمد بن یحیی ذہلی سے اس حدیث کے معنے پوچھے لیعلم العبدان اللہ معہ حیث کان توکہا معنےاس کے یہ ہیں کہ اللہ کا علم ہر مکان کو محیط ہے اوروہ عرش پر ہے انتھی اور ذہلی سب صحاستہ والوں کا استاذ ہے اسماعیل بن یحیی مزنی شاگردرشید امام شافعی نےاپنے رسالہ سنت میں کہاکہ اللہ عرش پر ہے بلند ہے اوراپنی مخلوق سے جدا ہے اوراسی میں کہاکہ اپنے عرش پر

عال علی عرشہ دان بعلمہ من خلقہ ایضاقال فیہا قریب بالاجابۃ عندالسوال بغیدبالبعدلاینال علی عرشہ بائن من خلقہ وذکر سائرالمعتقد ثم قال وہذہ مقالات اجتمع علیہا الماضون الاولون من امۃ الہدی و بتوفیق اللہ اعتصم بہ التابعون قدرۃ ورضا قال ابراہیم الحرنی فیما صح عنہ قال احمد بن نصر وسئل عن علم اللہ فقال علم اللہ معنا وہو علی عرشہ- وقال محمد بن ابی شیبۃ فی کتاب العرش لہ فسرت العلماء وہو معکم یعنی علمہ ثم تواترت الاخبار ان اللہ تعالی خلق العرش فاستوی علیہ فوق العرش متخلصا من خلقہ بائنا منہم-

اقوال ائمۃ الحدیث والفقہ والتصوف والکلام بعد المائۃ الثالثۃ الی تمام المائۃ السادسۃ

قال حماد بن ہناد ہذا مارایناعلیہ اہل الامصار وما دلت علیہ

بلندہے اوراپنے علم کے ساتھ مخلوق سے قریب ہے اوراسی میں کہاکہ ازروئے قبول کرنے سوال کے قریب ہے اورساخت میں بعید ہے ایساکہ کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتااپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اوردیگراعتقادیات کوبیان کرکے کہاکہ یہ باتیں جو ہم نے ذکرکی تھیں ان پر پہلے لوگوں ائمہ ہدی (یعنے صحابہ کااتفاق ہے اوراللہ کی توفیق سے تابعین نے بھی جو مقتدااوربرگزیدہ ہیں اس کے ساتھ اعتصام کیا ہے اورابراہیم حربی نے کہاکہ احمد بن نصراللہ کے علم سے پوچھے گئے توکہاکہ علم اللہ کا ہمارے ساتھ ہے اوروہ عرش پر ہے اور محمد بن ابی شیبہ اپنی کتاب العرش میں فرماتے ہیں کہ اہل علم نے وھو معکم میں معیت کی علم سے تفسیر کی ہے اور متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالے نے عرش کوپیداکیا پھراس پر قرارپکڑا تووہ اوپر عرش کے اپنی مخلوق سے علیحدہ اورجدا ہے ائمہ محدثین اور فقہاء اورہل تصوف اوراہل کلام جوبعد تیسری صدی کے آخرچھٹی صدی تک گزرہیں ان کے اقوال کا بیان حماد بن ھناد نے کہاکہ ہم نے سب شہروں کے علماء اہل سنت کواس طریق اور

مذاہبہم فیہ وایضاح منہاج العلماء وصفۃ السنۃ واہلہا ان اللہ فوق السمائ السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وعلمہ وسلطانہ وقدرتہ بکل مکان اخرجہ شیخ الاسلام الہروی، واخرج الحاکم فی علوم الحدیث وفی تاریخ نیسابور عن محمد بن صالح یقول سمعت الامام الائمۃ ابابکر بن خزیمۃ یقول من لم یقر بان اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فہو کافر یستتاب فان تاب والاضربت عنقہ والقی علی مزبلۃ لئلا یتاذی بریحہ اہل القبلۃ واہل الذمۃ کان ابن خزیمۃ راسانی الحدیث راسانی الفقہ من دعاۃ السنۃ قالہ الذہبی وکفی لہ منقبۃ ان اشتہر بین المسلمین باماء الائمۃ وقال زکریا الساجی القول فی السنۃ التی رایت علیہا اصحابنا اہل الحدیث الذین لقینا ہم ان اللہ علی عرشہ فی سمائہ یقرب من خلقہ کیف شاء اخرجہ ابن بطۃ قال الحافظ الطبرانی الذی قال فیہ الذہبی محدث الدنیا انتہی الیہ علوالاسنادفی کتاب السنۃ لہ باب ماجاء فی استواء اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فساق حدیث الاوعال وغیرہ فی الباب

مذہب پر پایاکہ اللہ ساتویں آسمان پراوپرعرش کے مخلوق سے جدا ہے اوراس کا علم غلبہ اورقدرت ہر مکان میں ہے روایت کیا اس کو شیخ الاسلام ہروی نے اورحاکم نے علوم الحدیث اورتاریخ پنساپور میں محمد بن صالح سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام الائمہ ابوبکر بن خزیمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جوکوئی اس بات کا اقرارنہ کرے کہ اللہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے تووہ کافر ہے اس سے توبہ کرے تو نہباورنہ قتل کرکے گندگی کی جگہ ڈال دیا جاوئے تواس کی بدبو سے اہل قبلہ اورذمی ایذانہ پاویں ابن خزیمہ رئیس تھے حدیث میں اوررئیس تھے فقہ میں سنت کی طرف بلانے والے تھے کہااس کوذہبی نے اوران کی بزرگی کےلئے یہی کافی ہے جواہل اسلام میں امام الائمہ کے لقب سے مشہورہیں ذکریاساجی نے کہاکہ قول موافق سنت کے جس پر میں نےاپنے اصحاب اہل حدیث کوپایا اوران سے ملاقات کی یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے آسمان کے اوپر قریب ہوتا ہے مخلوق سے جس طرح چاہے روایت کیا اس کوابن بطہ نے حافظ طبرانی جن کے حق میں ذہبی نے کہاکہ وہ استاذحدیث ہیں سب لوگوں کے علم اسناداُنہیں کی طرف منتھی ہے وہ کتاب السنہ میں فرماتے ہیں کہ یہ باب ہے اس بیان میں کہ اللہ عرش پرہے اورمخلوق سے جدا ہے پھراس باب میں حدیث بزکوی کی۔

وقال الحافظ ابوبکر الاجری امام عصرہ فی الحدیث والفقہ فی کتاب السنۃ فان قیل فای شئ معنی قولہ مَا یَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ قیل علمہ واللہ علی عرشہ وعلمہ محیط بہاکذافسرہ اہل العلم

والاٰیۃ تدل اولھا واخرھا علی انہ العلم وھو علی عرشہ ہذا قول المسلمین قال الحافظ ابو نعیم صاحب الحلیۃ فی عقیدتہ وانہ سبحانہ بائن من خلقہ وخلقہ بائنون منہ بلا حلول ولا ممازجۃ ولا اختلاط ولا ملاصقۃ لانہ البائن الفرد وقال ایضا طریقنا طریق السلف المتبعین للکتاب والسنۃ واجماع الامۃ وساق ذکر اعتقادھم ثم قال ومما اعتقدوہ ان اللہ فی سمآئہ دون ارضہ وقال البیھقی فی کتاب المعتقد لہ وفیما کتبنا من الاٰیات دلالۃ علی ابطال قول من زعم من الجھمیۃ بان اللہ بذاتہ فی کل مکان وقولہ وھو معکم اینما کنتم انما ارادبعلمہ لا بذاتہ شھرۃ البیھقی وجلالتہ تغنی عن التعریف۔

(جو پہلے مذکور ہو چکی ہے) اور کئی حدیثیں بیان کیں حافظ ابو بکر آجری جو اپنے زمانہ میں حدیث اور فقہ کے امام تھے کتاب السنہ میں کہتے ہیں اگر کوئی کہے کہ آیہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کے کیا معنے ہیں تو کہا جائے گا کہ علم اس کا ساتھ ان کے ہے اور وہ عرش پر ہے اور علم اس کا سب کو محیط ہے اہل علم نے اس کی اس طرح تفسیر کی ہے اور آیت کا اول اور آخر بھی دلالت کرتا ہے کہ مراد اس سے علم ہے اور وہ عرش پر ہے یہی قول ہے مسلمانوں کا حافظ ابو نعیم صاحب اپنے عقیدے میں فرماتے ہیں کہ وہ مخلوق سے جدا ہے اور مخلوق اس سے جدی ہے کسی طرح کا دونوں میں نہ حلول ہے اور نہ ملاو اور نہ اختلاط اور اجماع کیونکہ وہ جدا اکیلا ہے اور اسی میں کہا کہ ہمارا طریقہ وہی ہے جو تبعین کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اللہ اور اجماع امت کا تھا اور ان کے اعتقاد کو ذکر کیا پھر کہا کہ ان کے اعتقادوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ آسمان پر ہے نہ زمین پر اور بیہقی نے اپنی کتاب المعتقد میں کہا کہ ہم نے جو آیتیں لکھی ہیں، اس پر دال ہیں کہ جہمیہ کا یہ قول کے اللہ بذاتہ ہر مکان میں ہے باطل ہے اور اس پر دال ہے کہ وہو معکم اینما کنتم میں معیت علمی مراد ہے نہ ذاتی بیہقی کی شہرت اور بزرگی ایسی ہے جو بیان کرنے کی حاجت نہیں،

وقال ابو القاسم اللالکائی فی کتاب شرح اعتقاد اھل السنۃ فدلت ہذہ الاٰیات انہ فی السماء وعلمہ بکل مکان روی ذلک عن عمر وابن مسعود وابن عباس وام سلمۃ ومن التابعین ربیعۃ وسلیمان التیمی ومقاتل بن حیان وبہ قال مالک والثوری واحمد وقال ابو عمر الطلمنکی المالکی فی کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اجمع المسلمون من اھل السنۃ علی ان معنی قولہ وھو معکم اینما کنتم ونحو ذلک من القراٰن انہ علمہ وان اللہ تعالی فوق السموت بذاتہ مستوی علی عرشہ وقال الامام مالک الصغیر عبداللہ بن ابی زید فی کتابہ المفرد فی السنۃ فصل فیما اجتمعت علیہ الامۃ من امور الدیانۃ فذکر سائر المعتقد الی ان قال وانہ فوق سموتہ علی عرشہ دون ارضہ وانہ فی کل مکان بعلمہ ثم قال وکل ما قدمنا ذکرہ فھو قول اھل السنۃ وائمۃ الناس فی الفقہ والحدیث علی ما بیناہ وکلہ قول مالک وقال ابن زمنین الملاکلی فی کتاب اصول السنۃ

ابو القاسم لالکائی کتاب شرح اعتقاد اہل السنہ میں فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ آسمان پر ہے اور علم اس کا ہر مکان میں ہے یہی مروی ہے حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن رعباسؓ اور ام سلمہؓ سے اور تابعیوں میں ربیعہ اور سلیمان تیمی اور مقاتل بن حیان سے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور احمد کا ابو عمر طلمنکی مالکی کتاب الوصول فی معرفت الاصول میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ وہو معکم اینما کنتم اور مانند اس کے آیتوں کے یہ معنے ہیں کہ علم اس کا ان کے ساتھ ہے اور اس پر کہ اللہ تعالی آسمانوں کے اوپر عرش پر بذاتہ ہے اور امام مالک صغیر۔یعنے عبداللہ بن ابی زید اپنی کتاب المفرد فی السنہ میں فرماتے ہیں فصل ان مسائل دینی کے بیان میں جن پر امت کا اجماع ہے پس ذکر کیا سب معتقدات کو یہاں تک کہ کہا اللہ اوپر آسمانوں کے عرش پر ہے نہ زمین پر اور وہ اپنے علم کے ساتھ ہر مکان میں ہے پھر کہا کہ یہ سب مسائل جو ہم نے ذکر کیئے اہل سنت کا مذہب ہے اور ائمہ محدثین اور فقہاء اسی پر ہیں اور امام مالک کا بھی قول ہے، اور ابن زمنین مالکی کتاب اصول السنہ میں فرماتے ہیں

من قول اھل السنۃ ان اللہ تعالی بائن من خلقہ محتجب عنھم بالحجب تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا وقال امام الشافعیۃ ابو بکر التیمی لا اصلی خلف من ینکر الصفات والا خلف من لم یثبت القراٰن فی المصحف ولا یقربان اللہ فوق فوق عرشہ بائن من خلقہ رواہ الحافظ عبدالقادر مسندا وقال الامام محمد بن الموصلی الشافعی فی کتاب سیف السنۃ فی قطع رقاب الجھمیۃ ان اللہ سبحانہ قد بین فی القراٰن غایۃ البیان انہ فوق سموتہ وانہ مستوی علی عرشہ وانہ بائن من خلقہ وان الملئکۃ تعرج الیہ وانہ رفع المسیح الیہ وانہ یصعد الیہ الکلم الطیب الی سائر ما دلت علیہ النقوص من مباینتہ لخلقہ وعلوہ علی عرشہ وقال ابو الحسن الاشعری امام الاشعریۃ فی الابانۃ ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیھم اذا دعوا نحو السمآء لان اللہ مستوی علی عرشہ الذی ھو فوق السموت فلولا ان اللہ علی العرش لم یرفعوا ایدیھم نحو العرش وقد قال قائلون من المعتزلۃ والجھمیۃ والحروریۃ ان معنی استوی، استوی وانہ تعالی فی کل مکان وجحدوا

کہ اہل سنت کا یہ قول ہے اللہ تعالی مخلوق سے جدا ہے اور کئی حجابوں میں ان سے دور ہے پاک ہے اور برتر ہے اللہ اس بات پر جو ظالم لوگ (یعنی جہمیہ) کہتے ہیں اور ابو بکر تیمی امام الشافعیہ نے کہا کہ میں منکر صفات کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔اور نہ اس کے پیچھے جو قرآن کو اس مصحف میں نہیں جانتا اور نہ اس کے پیچھے جو اقرار نہیں کرتا اس کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے روایت کیا اس کو حافظ عبدالقادر نے سند سے اور امام محمد بن موصلی شافعی کتاب سیف السندفی قطع رقاب الجہمیہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن

میں بہت واضح طور پر بیان فرمایا ہے ۔ کہ وہ اوپر آسمانوں کے ہے ، اوروہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے ۔ اور یہ کہ فرشتے اس کی طرف چڑھتے ہیں اور یہ کہ مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا اور یہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور کئی آیتیں جودلالت کرتی ہیں کہ وہ مخلوق سے جدا ہے اور عرش کے اوپر ہے اور ابوالحسن اشعری امام اشعریہ ابانہ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے سب مسلمانوں کو دیکھا کہ دعا کے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہیں ۔ اس لئے کہ اللہ تعالی عرش پر ہے جو آسمانوں کے اوپر ہے ۔ اگر اللہ عرش پر نہ ہوتا تو اپنے ہاتھ عرش کی طرف نہ اٹھاتے اور معتزلہ اور جہمیہ اور حروریہ یہ کہتے ہیں ۔ کہ معنے استوی کے استوی ہیں اور اللہ تعالی ہر مکان میں ہے اور انکار کرتے ہیں ۔

ان یکون علی عرشہ کما قال اہل الحق وقال فیہ ایضا ومن دعاء اہل الاسلام جمیعا اذاہم رغبوا الی اللہ عزوجل فی الامر النازل بہم یقولون جمیعا یاساکن العرش ومن خلفھم جمیعا لاوالذی احتجب بسبع سموت ۔قلت فیہ حدیث ابن عمر مرفوعا ان اللہ خلق سموت سبعا فاختار العلیا فسکنہا واسکن سموتہ من شاء من خلقہ اخرجہ ابن خزیمۃ فی کتاب التوحید قال الذہبی ہو حدیث منکر وفیہ دعاء داود علیہ السلام الیک رفعت راسی یاعامر السماء نظر العبید الی اربابہا یاساکن السماء وصلہ الذہبی الی ثابت البنانی وقال اسنادہ صالح وفیہ دعاء یونس علیہ السلام سیدی فی السماء مسکنک وفی الارض قدرتک وعجائبک فی سندہ ابوحذیفۃ البخاری کذاب قال الذہبی حدیث باطل فمثل ہذہ الروایات لایصلح للاحتجاج فاطلاق ہذا اللفظ علیہ سبحانہ عندی واللہ اعلم

اس کے عرش ہونے کا جیسا کہ اہل حق کہتے ہیں اوراس میں کہا کہ سب اہل اسلام وقت نزول بلا کے اللہ کی طرف رغبت کرکے اس کو اس طرح پکارتے ہیں کہ اے رہنے والے عرش کے اور قسم ان سب کی یہ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جو سات آسمانوں کا حجاب رکھتا ہے ، میں کہتا ہوں کہ اس میں حدیث مرفوع بھی ابن عمر سے مروی ہے ، کہ اللہ نے سات آسمان بنائے پھر سب بلند پر سکوت اختیار کی اور آسمانوں میں خلقت بسائی روایت کیا اس کو ابن خزیمہ نے کتاب التوحید میں ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے اور اسی کی اطلاق سکونت میں ہے دعاء داود کی کہ تیری طرف اٹھایا میں نے سر اپنے کو اے آباد کرنے والے آسمان کے مانند نظر بندوں کی طرف مالکوں اپنوں کے اے رہنے والے آسمان کے وصل کیا اس کو ذہبی نے ثابت بنائی تک اور کہا کہ اسناد اس کی صالح ہے اور اسی میں ہے دعا یونس کی کہ اے سردار میرے آسمان پر ہے جائے سکونت تیری اور زمین پر ہے قدرت تیری اور عجب نمونے قدرت تیری کے اس کی سند میں ابوحذیفہ بخاری کذاب ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے پس ایسی روایتیں حجت کے لائق نہیں اور حقیقت حال تو اللہ تعالی

ماخوذ من الاستواء کالاستقرار مالاستواء والاستقرار والسکون بمعنی وقال ابوالحسن الطبری تلمیذ الاشعری فی کتاب مشکل الایات فی باب قولہ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اعلم ان اللہ فی السماء فوق کل شئی مستوی علی عرشہ بمعنی انہ عال علیہ ومعنی الاستواء الاعتلاء کما تقول العرب استویت علی ظہر الرابۃ واستویت علی السطح بمعنی علوتہ واستویت الشمس علی راسی واستوی الطیر علی قمد راسی بمعنی علی فی الجو فوجد فوق راسی الی ان فان قیل فما تقولون فی قولہ وہو اللہ فی السموت والارض ۔

قیل لہ ان بعض القرائ یجعل الوقف فی السموت ثم یبتدی وفی الارض یعلم وکیف ما کان فلوان قائلا قال فلان بالشام والعراق ملک لدل علی ان ملکہ بالشام والعراق لا ان ذاتہ فیہما قال الذہبی الطبری راس فی المتکلمین وقال ابن کلاب ولاوجدنا احدا غیر الجہمیۃ یسئال عن ربہ

خوب جانتا ہے لیکن لفظ سکونت کا اللہ تعالی پر مانند استقرار کے استواء سے ماخوذ ہے پس استواء اور استقرار اور سکون کے ایک ہی معنے ہیں اور ابوالحسن طبری شاگرد اشعری نے شکل الایات میں بیچ باب آیتہ الرحمن علی العرش استوی کے کہا ہے کہ جان اور یقین کر اس بات کا کہ اللہ آسمانوں پر ہر چیز سے بلند عرش پر مستوی یعنی بلند ہے اور استواء کے معنی اعتلا یعنی بلندی کے ہیں جیسا عرب بولتے ہیں کہ میں دابہ کی پیٹھ پر مستوی ہوا یعنی اس پر چڑھا اور چھت پر مستوی ہوا یعنی چڑھا اور سورج میرے سر پر مستوی ہوا یعنی سر کے برابر چڑھ آیا اور جانور میرے سر کی چوٹی پر مستوی ہوا یعنی خلا میں میری چوٹی کے برابر قائم ہوا آگے چل کر کہا کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ہیں کہتے ہو کہا جاوئے گا کہ اول تو بعض قراء فِي السَّمٰوَاتِ پر وقف کرتے ہیں اور وَفِي الْأَرْضِ کو ماقبل سے علیحدہ کرکے پڑھتے ہیں ثانیا اگر وقف نہ بھی کیا جائے تو بھی اگر کوئی کہے کہ فلان شام اور عراق میں بادشاہ ہے تو اسی پر دلالت کرتا ہے کہ بادشاہی اس کی شام اور عراق میں ہے نہ یہ کہ اس کی ذات ان میں ہے ذہبی نے کہا کہ طبری متکلمین میں سرادر ہے اور ابن کلاب نے کہا کہ ہم نے سوائے جہمیہ کے کسی کو نہیں پایا جو اپنے رب سے

فیقول فی کل مکان کما یقولون وہم یدعون انہم افضل الناس کلہم فتاہت العقول وسقطت الاخبار واہتدی جہم وخمسون رجلا معہ نعوذ باللہ من مضلات الفتن نقلہ ابن فورک فیما جمعہ من مقالاتہ وقال شیخ الصوفیۃ الامام العارف معمر الاصبہانی اجبت ان اوصی اصحابی بوصیۃ من السنۃ واجمع ما کان علیہ اہل الحدیث واہل التصوف والمعرفۃ فذکر اشیاء الی ان قال وان اللہ استوی

علی عرشه بلاکیف ولاتشبیه ولاتاویل والاستواء معقول والکیف مجهول وانه بائن من خلقه والخلق بائنون منه فلاحلول ولاممازجة ولاملاهقه نقله الحافظ الذهبی وقال تیخ الاسلام الانصاری امام الصوفیة کتاب الصفات له باب اثبات استواء الله علی عرشه فوق السماء السابعة بائنا من خلقه من الکتاب والسنة فساق حجة من الایات والحدیث الی ان قال وفی اخبارشی ان فی السماء السابعة علی عرشه بنفسه وینظر کیف تعلمون وعلمه وقدرته واسماعه ونظره ورحمته وکل مکان وقال العارف عبدالقادر جیلانی الغنیة وهو بائن من خلقه ولایخلومن علمه مکان لایجوزوصفه بانه فی کل مکان بل

پوچھاجاوئے توکہے کہ وہ ہر مکان میں ہے جیساکہ یہ کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سب سے افضل ہیں سب کی عقلوں پر پردہ آگیا اور سب حدیثیں ساقط ہوگئیں اور ایک مبہم اور اس کے ساتھ پچاس آدمی ہدایت والے ہوئے اللہ ان گمراہیوں سے پناہ میں رکھے نقل کیا اس کو ابن فورک نے اس مجموعہ میں جس میں مقالات ابن کلاب کو جمع کیا اور شیخ صوفیہ امام عارف معمر اصبہانی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے یاروں کو وصیت کروں سنت کی اور جس پر اہل حدیث اور اہل تصوف اور مورفت چلے آتے ہیں ۔ پس ذکر کیا کئی چیزوں کو یہاں تک کہ کہا کہ اللہ عرش پر مستوی ہے سوائے کیفیت اور تشبہیہ اور تاویل کے استواء معلوم ہے کہ کیفیت اس کی نا معلوم اور وہ مخلوق سے جدا ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے پس نہ حلول ہے اور نہ ملاؤ اور پیوندی نقل کیا اس کو ذہبی نے اور شیخ الاسلام انصاری امام صوفیہ کی کتاب الصفات میں فرماتے ہیں کہ باب اس بیان میں کہ اللہ کا عرش ساتوں آسمان کے اوپر ہونا اور اس کا مخلوق سے جدا ہونا ہر دو قرآن حدیث سے ثابت ہیں پھر کیا آیتوں اور حدیثوں کو یہاں تک کہ کہا کہ کئی حدیثوں میں ثابت ہے کہ بذاتہ ساتویں آسمان کے اوپر عرش پر ہے ۔ اور دیکھتا ہے جیسا کچھ کرتے ہو اور اس کا علم اور قدرت اور سننا اور رحمت ہر مکان میں ہے عارف شیخ عبدالقادر جیلانی غنیتہ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اللہ مخلوق سے جدا ہے ۔ اور اس کے علم سے کوئی مکان خالی نہیں ۔ اور جائز نہیں یہ کہنا کہ وہ ہر مکان میں ہے بلکہ یہ کہا جاوے کہ وہ آسمان پر عرش کے اوپر ہے اور

یقال انه فی السماء علی العرش وکونه علی العرش مذکورفی کل کتاب انزل علی کل نبی ارسل بلاکیف انتهی مختصرا وقال اسماعیل التیمی فی کتاب الحجة قال علماء السنة ان الله عزوجل علی عرشه و بائن من خلقه وقالت المعتزلة هو بذاته فی کل مکان وقد صرح بفوقیة تعالی علی العرش ومباینته عن المخلوق ابن وهب المالکی فی شرحه لرسالة ابن ابی زید وابوعثمان الصابونی فی رسالته المشهورة فی السنة والامام الصوفیة محمد بن عثمان المکی فی کتابه اداب المریدین ویحیی ابن عمار فی رسالته والقرطبی فی شرحه والقاضی ابو بکر الباقلانی فی کتاب التمهید وغیرهم یطول بذکرهم الوصف وهذا باب لایمکن استیعابه لکثرة مایوجد من کلام اهل السنة فیه وقد ذکرت منه ان موزحالیکون سمة علی ماسواه المصنف یکفیه هذا القلیل والمتعصب محروم وان اتممت علیه القران والتوریة والانجیل ومانقلت فی هذه الوریقات فاکثرها من کتاب

اس کا عرش پر ہونا بلا کیفیت کے سب کتابوں میں جو اللہ نے پیغمبروں پر نازل فرمائیں مذکور ہے اور اسمعیل تیمی کتاب الحجتہ میں فرماتے ہیں کہ علماء اہل سنت کہتے ہیں کہ اللہ عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ وہ بذاتہ ہر مکان میں ہے اور فوقیت اللہ تعالی کی عرش پر اور مبانیت اس کی مخلوق سے ان ہر دو امر کی تصریح کی ہے ابن وہب مالکی نے شرح رسالہ ابن ابی زید میں اور ابو عثمان صابونی نے اپنے رسالہ سنت میں اور قرطبی نے اپنی شرح میں اور قاضی ابو بکر باقلانی نے کتاب التمہید میں اور بہت علماء نے جن کے ذکر میں دفتر چاہیئے اس مسئلہ میں کلام اہل سنت کا اس کثرت سے ہے جو استیعاب اس کا ممکن نہیں اور میں نے بطور نمونہ بہت ہی قلیل نقل کیا ہے تاکہ باقی کے لئے یہ مشتے نمونہ از خطوارے ہو اور منصف کو یہ قلیل بھی کافی ہے اور متعصب حق اسے محروم ہے اگرچہ اس کو سب قرآن اور تورات اور انجیل پڑھ سنائیں اور میں نے جو کچھ ان چند ورقوں میں نقل کیا ہے پس اکثر تو کتاب حافظ

الحافظ الذهبی والحافظ ابن القیم وبعضها من غیرهما وقلیل ماهو

فائدة :- قال الحافظ الذهبی فی کتاب العلوا ماتکفیر من قال بخلق القران فقد ورد عن سائرائمة السلف فی عصر مالک والثوری ثم عصر ابن المبارک ووکیع ثم عصر الشافعی وعفان ثم عصر احمد بن حنبل وعلی بن المدینی ثم عصر البخاری وابی زرعة الرازی ثم عصر محمد بن نصر المرزی والنسائی ومحمد بن جریر وابن خزیمة انتهی- حرراه عبدالجبار بن عبدالله الغزنوی عفی عنهما

ذہبی اور ابن قیم سے ماخوذ ہے اور بعض اہل علم سے اور وہ قلیل ہے ،

فائدہ : ۔ حافظ ذہبی نے کتاب العلو میں کہا کہ تکفیر اس شخص کی جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے ثابت اور منقول ہے سب ایمہ سلف سے زمانہ مالک اور ثوری میں پھر زمانہ ابن مبارک

اور وکیع میں پھر زمانہ شافعی اور قعنبی میں پھر زمانہ احمد بن حنبل اور علی بن مدینی میں پھر زمانہ بخاری اورابوزرعہ رازی میں پھر زمانہ محمد بن نصر مروزی اور نسائی اور محمد بن جریراورابن خزیمہ میں،

مسئلہ :۔ کتب الٰہیہ واحادث نبویہ واقوال صحابہ اورایمہ اربعہ جمیع اہل سنت سے اللہ عزوجل کا ہونا عرش پرثابت ہے جیسا کہ جواب سوال میں اس کا مفصل ذکر ہے فتاوی مذکور سے بخوبی ثابت ہوا کہ مولوی محمد شاکر صاحب کا رسالہ (جس میں اللہ عزوجل کے عرش پر ہونے سے انکار ہے) بر خلاف اہل سنت وجماعت ہے معتزلہ اورجہمیہ کی طرز پر ہے ایسے رسائل قابل جلانے ولائق تلف کرنے کے ہوئے ہیں صاحب رسالہ نے تو صحابہ کرام اور سلف صالحین وایمہ اربعہ وتمام اہل سنت کو عیاذاباللہ کافر بنایا کیونکہ یہ سب اللہ کے عرش پر بلاکیف ہونے کے قائل ہیں حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہوجاتا ہے پس جو کوئی اعتزال وجہمیت کا طریق پسند کرے جمیع اہل سنت کا فر بناوے اس کا کیا ٹھکانہ ہے محمد بن خزیمہ جس کو محدثین امام الایمہ کہتے ہیں اس شخص کے حق میں اللہ عزوجل کے عرش پر بلاکیف ہونے سے منکر ہے لکھتے ہیں کہ وہ کافر ہے اگر توبہ نہ کرے واجب القتل ہے مقابر مسلمانوں میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اروڑی پر ڈالا جاوے :۔

اخرج الحاکم فی علوم الحدیث وفی تاریخ نیسا بور عن محمد بن صالح یقول سمعت الامام الائمۃ ابابکر بن خزیمۃ یقول من لم یقر بان اللہ علی عرشہ بائن من خلقہ فھو کافر یستتاب فان تاب والاضربت عنقہ والقی علی مزبلۃ لئلا یتاذی بریحہ اہل القبلۃ واہل الذمۃ

قال الامام ابو عمرو بن عبدالبر فی شرحہ علی الموطا اہل السنۃ مجمعون علی الاقرار بالصفات الواردۃ کلھا فی القران والایمان بہا وحملہا علی الحقیقۃ لا علی المجاز الا انہم لایکیفون شیئا من ذلک ولایحدون فیہ صفۃ مخصوصۃ واما اہل البدع الجہمیۃ والمعتزلۃ، والخوارج فکلہم ینکروناو یحملون منہا شیئا علی الحقیقۃ ویزعمون ان من

امام ابن عبدلبر شرح موطامیں لکھتے ہیں کہ اہل سنت کا اجماع ہے اس بات پر کہ صفات باری کے معنے حقیقی ہیں نہ مجازی ہاں معنے حقیقی کرکے بلاکیف کہے اور معتزلہ اورجہمیہ اورخوارج صفات باری کے معنے نہیں کرتے ہیں مجازی معنے لیتے ہیں اس واسطے اہل سنت ان کو اللہ عزوجل کے نفی کرنے والے کہتے ہیں اوراہل سنت کو مشبہ کہتے ہیں۔ حاکم نے علوم الحدیث اورتاریخ نیساپور میں محمد بن صالح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے امام الایمہ ابوبکر بن خزیمہ کو یہ فرماتے سنا کہ جو کوئی اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالی اپنے عرش پر ہے اوراپنی مخلوق سے جدا ہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جاوے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ اس کی گردن مار کر اروڑی پر ڈالا جاوے تاکہ اس کی بدبو سے اہل قبلہ اورذمی ایذا نہ پاو عبدالودود عفی عنہ،

امام عمرو بن عبدالبر نے اپنی شرح موطا میں کہا کہ اہل سنت (اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات) قرآن شریف میں واردہیں سب کے ساتھ اقرار کرنے اورایمان لانے اوران کو مجاز چھوڑ کر حقیقت پر حمل کرنے پر مجتمع ہیں مگر وہ ان میں سے کسی کی کیف بیان کرتے بے خلاف اہل بدع جہمیہ اور معتزلہ اور خوارج کے وہ سب کے سب (اللہ تعالیٰ کی) صفات سے منکر ہیں اوران میں کسی ایک کو بھی حقیقت پر حمل نہیں کرتے ہیں اورکہتے ہیں کہ جو کوئی (اللہ تعالیٰ کی)

اقربہا مشبۃ وہم من یقربہا نافون للمعبود والحق فیما قالہ القائلون بما نطق بہ الکتاب والسنۃ وہم ائمۃ الجماعۃ والحمدللہ رب العالمین-قال یزید بن ہارون ممن زعم ان الرحمن علی العرش استوی علی خلاف مایقرفی قلوب العامۃ فہو جہمی وقال محمد بن یوسف من قال ان اللہ لیس علی عرشہ فہو کافر- قال عبداللہ ابن ادریس ہولاء (جہمیۃ) لایصلی خلفہم ولاینا کحون وعلیہم التوبۃ قال ابو عبداللہ (البخاری) نظرت فی کلام الیہود والنصاری والمجوس فمارایت اضل

صفات کا اقرار کرے وہ مشبہ ہے اوروہ ان لوگوں کے نزدیک جو اللہ کی صفات کا اقرار کرتے ہیں معبود سے منکر ہیں اورحق بات انہی کی ہے جنہوں نے موافق منطوق کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوروہ ایمہ اہل سنت والجماعت ہیں، والحمدللہ رب العلمین۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جو کوئی اللہ عزوجل کے اوپر ہونے سے انکار کرے وہ اپنے معبود رب العلمین کی نفی کرنے والا ہے اوریہی مذہب ہے جہمیہ اور معتزلہ کا امام بخاری اپنی کتاب خلق افعال العبادمیں یزید بن ہارون سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی استوی علی العرش، بلند ہوا عرش پر کے معنے جو عامہ کے فہم میں آتا ہے اس سے برخلاف سمجھے وہ جہمی ہے اور محمد بن یوسف سے روایت کرتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو کوئی اللہ عزوجل کو عرش پر نہ جانے وہ کافر ہے، یزید بن ہارون نے کہا کہ جو کوئی الرحمن

علی العرش کے معنے ان معنے کے برخلاف کرے جو عوام کے دلوں وہ جہمی ہے اور محمد بن یوسف نے کہا کہ جوکہے کہ اللہ اپنے عرش پر نہیں وہ کافر ہے، اور عبداللہ بن ادریس سے روایت کرتا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جہمیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں عبداللہ بن ادریس نے کہا کہ ان جہمیوں کے پیچھے نہ نماز جائز ہے نہ ان سے نکاح جائز ہے اوران پر توبہ کرنی لازم ہے امام بخاری خود بھی جہمیہ کو کافر کہتا ہے اوران کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہے اوران کے ذبیح کو حلال نہیں جانتے ہیں اسی خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں، کہ جو شخص جہمیوں کو کافر نہ جانے وہ جاہل ہے، ابو عبداللہ بخاری نے کہا کہ میں نے یہود اور نصاری اور مجوس کی کلام کو دیکھا پس میں نے ان کے کفر میں ان سے بڑھ

فی کفرہم منہم وانی لا متجہل من لایکفرہم وقال ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیہود والنصاری ولا یسلم علیہم ولا یعادون ولا ینا کحون ولا یشہدون ولا یو کل ذبائہم۔

حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفااللہ عنہما (فتاوی غزنویہ ص123)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد10 ص 267-292

محدث فتویٰ